قدم شریف اور مقاماتِ مقدسہ کے نقشے بنانا جائز

ہر جاندار خصوصاً اولیائے کرام کی تصویریں بنانا گناہ ہیں

شفاءُ الوالہ

فی صُوَرِ الحبیبِ ومزارہٖ ونعالہٖ

تصنیف

امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

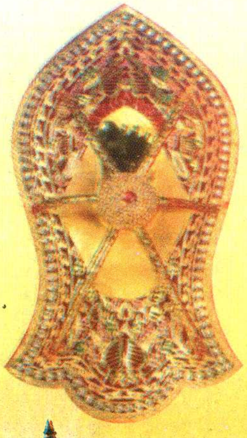

مرکزی مجلس رضا

MARKAZI MAJLIS-E-REZA

ہر جاندار خصوصاً اولیائے کرام کی تصویریں بنانا گناہ ہے

قدم شریف اور مقاماتِ مقدسہ کے نقشے بنانا جائز ہے

شِفَآءُ الْوَالِہْ فِیْ صُوَرِ الْحَبِیْبِ

وَ مَزَارِہٖ وَ نِعَالِہٖ

(۱۳۱۵ھ)

مصنف

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہل سنت

الشاہ محمد احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلس رضا، لاہور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

بیادِ مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ محمد احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

(سلسلہ اشاعت نمبر ۱۴)

نام کتاب -------- شِفَاءُ الْوَالِہِ فِیْ صُوَرِ الْحَبِیْبِ وَمَزَارِہٖ وَنِعَالِہٖ

موضوع -------- محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مزار اور آپ کے نعلین مقدس کے نقشوں میں غم زدہ کی شفاء

مصنف -------- امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان قادری برکاتی

کمپوزنگ -------- ورڈز میکر' لاہور

صفحات -------- ۴۰

تاریخ اشاعت -------- شوال المکرم ۱۴۳۶ھ / اگست ۲۰۱۵ء

شرفِ اشاعت -------- مرکزی مجلس رضا، لاہور

قیمت -------- -/30 روپے

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس رضا، لاہور

8/c دربار مارکیٹ' گنج بخش روڈ' لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مسئلہ:- از ریاست ریوان مرسلہ مولی عبدالرحیم خان ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ

مَا قَوْلُکُمْ اَیُّھَا الْعُلَمَاءُ الْکِرَامُ فِیْ ھٰذِہِ الْمَسَائِلِ؟

۱- بنانا تصویر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرض حصول ثواب زیارت کے درست وجائز ہے یا نہ اور بنانے والا اور خریدار معتوب ہوگا یا نہیں؟

۲- اگر کوئی تصویر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتصویر براق نبوی وتصویر حضرت جبرئیل علیہ السلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصول ثواب زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالس میلاد نبوی میں تصویر مذکورین کو بہ تکلف تمام نمائشاً بوقت ذکر معراج شریف حاضرین مجلس کے روبرو پیش کرے اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس وبوسہ کے لئے ہدایت وفہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہوسکتا ہے اور امور مندرجہ سوال دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

۳- نقشہ روضہ مقدسہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغرض حصول ثواب زیارت بنوا کر اپنے پاس رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم وتکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تعظیم نقل وشبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، کیسا ہے، جائز یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشہ روضہ مطہرہ دیا گیا ہے۔ دراصل دینا چاہئے یا نہیں؟

۴- بصورت ناجوازی وغیر مشروع ہونے تصاویر کے ان تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشہ روضہ مطہرہ دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی وقائم رکھنا؟

اَفْتُوْنَا بِالصَّوَابِ وَاسْقُوْنَا بِالْجَوَابِ تُوْجَرُوْا بِالْاَجْرَیْنِ

وَتُكْرَمُوْا فِي الدَّارَيْنِ۔

اَلْجَوَابُ:- اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ نَبِيِّ الْحَمْدِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْخِيَارِ الْعُمَدِ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الْاَدَبِ وَصِدْقَ الْحُبِّ الْحَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ٥

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے‘ سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اُس مسکین‘ تینوں تصویرات مذکورہ بنانے والے‘ ان کی زیارت ولمس وتقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکاتِ باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں‘ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا‘ اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے‘ مٹانے کا حکم دیا۔

احادیث اِس بارے میں حدِ تواتر پر ہیں‘ یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں:

حدیث ا: صحیحین ومسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے‘ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا

فَتُعَذِّبُهُ فِی جَهَنَّمَ ۔[1]

''ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی......ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔''

حدیث ۲: انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ ۝[2]

''بے شک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔''

حدیث ۳: ۔انہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَةً ۔[3]

''اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے، بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دیں۔''

حدیث ۴: ۔صحیحین وسنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ ۔[4]

---

[1] ا: مسلم بن حجاج القشیری امام: صحیح مسلم اسلام آباد ۲/۲۰۲۔
ب: احمد بن حنبل مسند بیروت ۱/۳۰۸۔

[2] مسلم بن حجاج القشیری امام: صحیح مسلم اسلام آباد ۲/۲۰۱۔

[3] مسلم بن حجاج القشیری امام: صحیح مسلم اسلام آباد ۲/۲۰۲۔

[4] ا: مسلم بن حجاج القشیری امام: صحیح مسلم اسلام آباد ۲/۲۰۱۔
ب: محمد بن اسماعیل البخاری امام: صحیح بخاری اسلام آباد ۲/۸۸۰۔

''بے شک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت میں عذاب کیے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔''

حدیث ۵: مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً فِی الدُّنْیَا کُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْھَا الرُّوْحَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ ۔[۱]

''جو کوئی دنیا میں تصویر بنائے تو اسے قیامت کے دن اس میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائے گا: یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔''

حدیث ۶: مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلٰثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِکُلِّ مَنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ ۔[۲]

''قیامت کو جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی، وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں ہر ظالم ہٹ دھرم پر جو اللہ کا شریک بتائے اور تصویر بنانے والے پر۔''

ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

---

۱ ا: مسلم بن حجاج القشیری، امام، صحیح مسلم، اسلام آباد ۲/۲۰۲۔

ب: محمد بن اسماعیل البخاری، امام، صحیح بخاری، اسلام آباد ۲/۸۸۱۔

۲ محمد بن عیسیٰ الترمذی، امام: جامع ترمذی، نور محمد کراچی ۳۶۹۔

حدیث ۷: امام احمد، مسند اور طبرانی، معجم کبیر اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِیٌّ اَوْ اِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤُلَاءِ الْمُصَوِّرُوْنَ ا؎ وَالَفْظُ اَحْمَدَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِیٌّ اَوْ رَجُلٌ یُضِلُّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ یُصَوِّرُ التَّمَاثِیْلَ ۔؎۲

"بے شک روز قیامت سب دوزخیوں میں سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانیوالوں پر"۔

حدیث ۸: بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَّالِدَیْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ ۔؎۳

"بے شک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنی ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو"۔

حدیث ۹: امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی:

ا؎ احمد بن عبداللہ ابی نعیم، حلیۃ الاولیاء، بیروت ۴/۱۲۲۔

۲؎ سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الکبیر بیروت ۱۰/۲۶۰۔

۳؎ احمد بن حسین البیہقی، امام شعب الایمان، بیروت ۶/۱۹۷۔

قَدِمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُھْوَۃً بِقِرَامٍ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَتَکَہٗ وَتَلَوَّنَ وَجْھُہٗ وَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللہِ. وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلتَّشَیْخَیْنِ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْھِہِ الْکَرَاھِیَۃَ وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ. وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَھَتَکَہٗ وَقَالَ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یُصَوِّرُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ [1]

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا' جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' اسے ملاحظہ فرما کر رنگ' چہرۂ انور کا بدل گیا' اندر تشریف نہ لائے' اُمّ المومنین فرماتی ہیں' میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں' مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنانے کی نقل

---

[1] مسلم بن حجاج القشیری' امام' صحیح مسلم' اسلام آباد' ۲۰۱/۲۔
محمد بن یزید' امام' سنن ابن ماجہ' ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔ ۲۶۸۔
محمد بن اسماعیل البخاری امام' صحیح بخاری قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۸۱/۲۔۸۸۰۔

کرتے ہیں، ان پر روز قیامت عذاب ہوگا' ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو۔جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔''

حدیث ۱۰: ابوداؤد و ترمذی ونسائی وابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَتَانِیْ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِیْ مُرْ بِرَأْسِ التَّمَاثِیْلِ یُقْطَعُ فَتَصِیْرُ کَھَیْئَۃِ الشَّجَرَۃِ وَاُمُرْ بِالسِّتْرِ فَیُقْطَعُ فَیُجْعَلُ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَئَانِ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ [۱]

''میرے پاس جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کو حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔''

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث ۱۱ تا ۱۴: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نیز اسی میں حضرت اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی:

اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ [۲]

---

۱ سلیمان بن اشعث ابوداؤد، امام، سنن ابوداؤد، اسلام آباد ۲/۲۱۷۔

۲ ا: مسلم بن حجاج القشیری، امام، صحیح مسلم، اسلام آباد ۲/۲۰۰۔

ب: محمد بن اسماعیل البخاری، امام، صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۲/۸۸۱۔

''ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔''

حدیث ۱۵: احمد ونسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وسعید بن منصور امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی:

اِنَّھَا ثَلٰثٌ لَمْ یَلِجْ مَلَکٌ مَادَامَ فِیْھَا کَلْبٌ اَوْ جَنَابَۃٌ اَوْصُوْرَۃُ رُوْحٍ ۔[۱]

''تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی، کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا' کتا، جُنب یا جاندار کی تصویر۔''

حدیث ۱۶، ۱۷: مسند احمد وصحیح بخاری ومسلم وجامع ترمذی وسنن نسائی وابن ماجہ میں حضرت ابوطلحہ اور سنن ابی داؤد ونسائی وصحیح ابن حبان میں حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ ۔[۲]

''رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔''

حدیث ۱۸: نسائی وابن ماجہ وشاشی وابویعلی اور ابونعیم حِلیہ اور ضیا صحیح مختارہ میں امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی:

صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

[۱] احمد بن شعیب النسائی، سنن نسائی نور محمد، کراچی ۸۸۱/۲۔

[۲] ا: محمد بن اسماعیل البخاری، امام، صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۸۸۱/۲۔

ب: مسلم بن حجاج القشیری، امام، صحیح مسلم، اسلام آباد ۲۰۰/۲۔

ج: احمد بن شعیب النسائی، سنن نسائی، ایچ ایم سعید، کراچی ۱۷۳/۲۔

فَجَآءَ فَرَأى تَصَاوِيْرَ فَرَجَعَ (زاد الاربعة الاخيرون) فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ مَا رَجَعَكَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ اِنَّ فِی الْبَيْتِ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ۔[۱]

''میں نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی دعوت کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف فرما ہوئے، پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں، واپس تشریف لے گئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے، حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔''

حدیث ۱۹: صحیح بخاری وسنن ابی داؤد میں ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِیْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ ۔[۲]

''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔''

حدیث ۲۰:۔ مسلم وابوداؤد وترمذی حبان بن حصین سے راوی:

قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَلَا اَبْعَثُكَ اِلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا

---

[۱] احمد بن شعیب النسائی، سنن نسائی ایچ ایم سعید کراچی ۲/۲۵۶۔

[۲] ا محمد بن اسماعیل البخاری، امام صحیح بخاری، نور محمد کراچی ۲/۸۸۰۔

ب سلیمان بن اشعث ابوداؤد، سنن ابوداؤد اسلام آباد ۲/۲۱۶۔

طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ ۔[۱]

''مجھ سے امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اُسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ' اسے حد شرع کے برابر کردو۔''

بلندیٔ قبر میں حدِ شرع ایک بالشت ہے: رواه ابو يعلى ابن جرير فلم يسمتيا حبان انما قال عن على انه دعا صاحب شرطمة فقال له فذكر ابمعناه

حدیث ۲۱: امام احمد بسند جید امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے' حضور نے ارشاد فرمایا:

اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ بِهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا ۔[۲]

''تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے جاکر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹادے؟''

ایک صاحب نے عرض کی میں یارسول اللہ! فرمایا تو جاؤ' وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سب بت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کردیں اور سب تصویریں مٹادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ اِلٰى صَنْعَةِ شَىْءٍ مِنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔[۳]

---

[۱] ا: مسلم بن حجاج القشیری' امام' صحیح مسلم اسلام آباد ۲/۲۱۶۔

ب: احمد بن علی ابویعلیٰ' مسند ابویعلیٰ بیروت۔

[۲] علی ابن ابی بکر الہیثمی' مجمع الزوائد' بیروت ۵/۱۷۲۔

[۳] ا: علی بن ابی بکر الہیثمی' مجمع الزوائد' بیروت ۵/۱۷۳۔

ب: احمد بن حنبل' امام' مسند امام احمد' بیروت ۱/۸۷۔

''اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر وانکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی''۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر، کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکامِ خدا ورسول سے خارج گمان کرنا محض باطل ووہم عاطل ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدتِ عذاب، تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے اور خود ابتدائے بت پرستی اسی تصویرات معظمین سے ہوئی۔

قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا: ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کیں پھر بعد کی آنیوالی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

وَدٌّ وَسُوَاعٌ وَیَغُوْثُ وَیَعُوْقُ وَنَسْرٌ اَسْمَآءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا ھَلَکُوْا اَوْحَی الشَّیْطٰنُ اِلٰی قَوْمِھِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰی مَجَالِسِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا یَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَسَمُّوْھَا بِاَسْمَآئِھِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰی اِذَا ھَلَکَ اُولٰئِکَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ[1]

بایں ہمہ اگر وساوس وہواجس[2] تسکین نہ پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویر معظمین کا جزئیہ لیجئے۔

---

1 محمد بن اسماعیل البخاری امام: صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۔۲/ ۳۲ ۔۴

2 دل میں گزرنے والے خیالات ۱۲۔

حدیث ۲۲:- صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

اَنَّـهٗ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِیْمَ وَصُوْرَةَ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ الْحَدِیْثِ هٰذَا لَفْظُهٗ فِی الْحَجِ[1] وَفِی الْاَنْبِیَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَی الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی اَمَرَهَا فَمُحِیَتْ[2] الحدیث وفی المغازی فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ[3] الحدیث۔

هٰذِهٖ كُلُّهَا رِوَایَاتُ الْبُخَارِیِّ وَذَكَرَ ابْنُ هِشَامٍ فِیْ سِیْرَتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَیْتَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَرَاٰی فِیْهِ صُوَرَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَغَیْرِهِمْ فَرَاٰی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُصَوَّرًا فذکر الحدیث الی ان قال ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الصُّوَرِ كُلِّهَا فَطُمِسَتْ[4]

ان احادیث کا حاصل یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتح مکہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل وحضرت مریم وملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں، کچھ بیکر دار[5] کچھ نقش دیوار

---

1. محمد بن اسماعیل البخاری، امام، صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۱/۲۷۳۔
2. محمد بن اسماعیل البخاری، امام، صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۱/۲۷۳۔
3. محمد بن اسماعیل البخاری، امام، صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۱/۲۱۸۔
4. محمد بن عبدالملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ لابن ہشام، فاروقیہ ملتان ۲/۲۷۴۔ 5. مجسمے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا: خبردار ہو بے شک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں، سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں، انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ انبیاء الاکرم علیہما و بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔"

حدیث ۲۳: ۔مسند امام احمد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قَالَ كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَّمْحُوَهَا قَبَلَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.......... ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهٖ فَدَخَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا شَيْءٌ .

وفي حديث عن الامام الواقدی فَتَرَكَ عُمَرُ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰى صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَمْ اٰمُرْكَ اَنْ لَّا تَدَعَ فِيْهَا صُوْرَةً ثُمَّ رَاٰى صُوْرَةَ مَرْيَمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ امْسَحُوْا مَا فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ [۱]

حدیث ۲۴: ۔عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَاَمَرَنِيْ فَاَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ دَلْوٍ فَجَعَلَ يَبُلُّ الثَّوْبَ وَيَضْرِبُ بِهٖ عَلَى

---

۱ احمد بن حنبل، امام، مسند احمد بن حنبل۔

۲ محمد بن عمر واقدی، المغازی للواقدی، بیروت ۲/۸۳۴۔

الصُّوَرِ وَیَقُوْلُ قَاتَلَ اللهُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَالَا یَخْلُقُوْنَ ۔[1]

حدیث ۲۵:- ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

وَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ تَجَرَّدُوْا فِی الْاُزُرِ وَاَخَذُوْا الدِّلَاءَ وَارْتَجَزُوْا عَلٰی زَمْزَمَ یَغْسِلُوْنَ الْکَعْبَةَ ظَھْرَھَا وَبَطْنَھَا فَلَمْ یَدَعُوْا اَثَرًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِلَّا مَحَوْهُ وَغَسَلُوْهُ ۔[2]

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹادو، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے، زمزم شریف سے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا۔ اس وقت اندر رونق افروز ہوئے۔

اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ڈول پانی منگا کر بہ نفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا، اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

---

[1] ا:شہاب الدین ابو الفضل المعروف ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مصطفیٰ البابی، مصر ۹/۷۸۔

ب:عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، ادارۃ القرآن، کراچی ۸/۲۹۶-۱۴/۴۹۰۔

[2] عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، ادارۃ القرآن، کراچی ۱۴/۴۹۴۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

اَمَّا حَدِیْثُ اُسَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَةَ فَرَاٰی صُوْرَةَ اِبْرَاھِیْمَ فَدَعَا بِمَآءٍ فَجَعَلَ یَمْحُوْھَا وَھُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ، بَقِیَتْ بَقِیَّةٌ خَفِیَ عَلٰی مَنْ مَّاحَاھَا اَوَّلاً۔[۱]

حدیث ۲۶: صحیحین میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَآئِہٖ کَنِیْسَةً یُقَالُ لَھَا مَارِیَةُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلْمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبْشَةِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَاْسَہٗ، فَقَالَ اُولٰٓئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ۔[۲]

”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ واُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں۔ ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر انور اٹھا کر فرمایا' یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں' یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔“

فِی الْمِرْقَاةِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَیْ مِنْ نَّبِیٍّ اَوْ وَلِیٍّ تِلْکَ الصُّوَرُ

---

۱ شہاب الدین ابوالفضل ابن حجر العسقلانی' فتح الباری مصطفیٰ البابی' مصر ۹/ ۷۷۔

۲ ا: محمد بن اسماعیل البخاری' امام' صحیح بخاری' نور محمد' کراچی ۱/ ۱۷۹۔

ب: مسلم بن حجاج القشیری' امام' صحیح مسلم' وزارۃ تعلیم اسلام آباد۔

اَیْ صُوَرُ الصُّلَحَآءِ تَذْکِیْرًا بِھِمْ وَتَرْغِیْبًا فِی الْعِبَادَۃِ لِاَجْلِھِمْ[1] الخ۔

حدیث ۲۷: امام بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقاً بلا قصہ اور عبدالرزاق وابوبکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی، جب امیر المؤمنین ملک شام کو تشریف لے گئے، ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، میں چاہتا ہوں، حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا:

اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْکَنَآئِسَ الَّتِیْ فِیْھَا ھٰذِہِ الصُّوَرُ۔

''ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔''

بالجملہ حکم واضح یہ اور مسئلہ ستبین اور حرکات مذکورہ بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو، نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے۔ ان تصویروں کو نا آباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کردیں کہ جہال کو ان پر اصلا اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو، نگاہ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈے میں یوں سپرد کردیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

یہ سب متعلق تصاویر ذی روح تھا، رہا نقشہ روضۂ مبارکہ اس کے جواز میں اصلا مجال سخن وجائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یونہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیث پانزدہم میں اس قید کی تصریح گزری۔

---

[1] علی بن سلطان القاری، امام مرقاۃ شرح مشکوٰۃ امدادیہ ملتان ۸/۳۲۷۔

حدیث اول میں ہے کہ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی، میں تصویر بناتا ہوں، اس کا فتویٰ دیجئے، فرمایا پاس آ، وہ پاس آیا، فرمایا پاس آ، وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا، کیا میں تجھے نہ بتادوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی؟ پھر حدیث مذکور مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی۔ اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا:

وَیْحَكِ اِنْ اَبَیْتِ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَیْكَ بِھٰذَا الشَّجَرِ وَکُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ رُوْحٌ۔[1]

"افسوس! تجھے اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔"

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں۔ تمام کتب مذاہب اس سے مملوو مشحون ہیں۔

ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام وتثبیت عوام کے لئے ائمہ کرام وعلماء اعلام کی بعض سندیں اس باب میں پیش کروں کہ کن کن اکابرین واعاظم معتمدین نے مزارِ مقدس اوراس کے مثل نعلِ اقدس کے نقشے بنائے اوران کی تعظیم اوران سے تبرک کرتے آئے اوراس باب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین وجانگزائے منافقین ارشاد فرمائے:

۱- امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی، ۲- امام محدث جلیل القدر ابونعیم صاحب حِلیۃ الاولیاء ۳- امام محدث علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن الجوزی حنبلی، ۴- امام ابوالیمن ابن عساکر، ۵- امام تاج الدین فاکہانی صاحب بحر منیر، ۶- علامہ سید نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفاء ووفاء الوفاء وخلاصۃ الوفاء، ۷- سید عارف

---

1. محمد بن اسماعیل البخاری: بخاری شریف ۱/۲۹۶

باللہ محمد بن سلیمن جزولی صاحب الدلائل، ۸- امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم، ۹- علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ۱۰- علامہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ، ۱۱- شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب، ۱۲- محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفاء وغیرہم ائمہ وعلماء نے مزار اقدس واکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

مواہب اور اس کی شرح میں ہے:

(اقد روی ابو داؤد والحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصِّدِّیق (قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ یَااُمَّہْ اِکْشِفِیْ لِیْ مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وصاحبیہ الحدیث) زاد الحاکم فَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ) ای قبرہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا وَاَبَا بَکْرٍ رَأْسُہٗ بَیْنَ کَتِفَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ رَأْسُہٗ عِنْدَ رِجْلَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قال ابو الیمن بن عساکر وھذہ صفۃ:

النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم   عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ[1]

ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ

(وروی ابوبکر الاجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنۃ ست ۳۰۶ دو ثلثمائۃ (فی کتاب صفۃ قبر النبی صَلَّی اللّٰہُ

---

[1] محمد بن عبدالباقی زرقانی، امام: زرقانی شرح مواہب قاہر مصر ۳۳۶/۸۔

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قَالَ رَأَیْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِمَارَۃِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَرَأَیْتُہٗ مُرْتَفِعًا نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِ اَصَابِعَ وَرَأَیْتُ قَبْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَرَآءَ قَبْرِہٖ وَرَأَیْتُ قَبْرَ عُمَرَ وَرَآءَ قَبْرِ اَبِیْ بَکْرٍ اَسْفَلَ مِنْہُ) ورواہ ابو نعیم بزیادۃ وصورہ لنا:

المصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ[ا]

(قَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ السِّیَرِ وَغَیْرُھُمْ فِیْ صِفَۃِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَۃِ اَوْرَدَھَا) اَبُو الیمن (ابن عساکر) فی کتاب (تحفۃ الزائر) والصحیح منہا روایتان احدلھما ماتقدم عن القاسم والاخری وبھاجزم رزین وغیرہ وعلیھاالاکثر کما قال المصنف فی الفصل الثانی وقال النوی انھا المشھورۃ والسمھودی انھا اشھر الروایات اَنَّ قَبْرَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْقِبْلَۃِ مُقَدَّمًا بِجِدَارِھَا ثُمَّ قَبْرَ اَبِیْ بَکْرٍ حِذَآءَ مَنْکِبَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ عُمَرَ حِذَآءَ مَنْکِبَیْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَھٰذَا اِصِفَتُھَا:

ا محمد بن عبدالباقی زرقانی، امام: زرقانی شرح مواہب قاہرہ مصر ۸/۳۳۶

المصطفی صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ[1]

ومرت واحدة من الضعيفة ولا حاجة لذكر باقيها اه مافی المواهب وشرحها ملتقطاقلت قدذكر السبع جميعا الامام البدر المحمود العينی فی عمدة القاری فراجعها ان هويت ۔

مطالع المسرات میں ہے:

وضع المؤلف صفة الروضة هكذا:

قبر النبی صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قبر ابی بكر رضی اللہ تعالٰی عنہ

قبر عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ

ابوبكر مؤخر قليلا عن النبی صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وان كان خلفه وعمر خلف رجلی ابی بكر وروی ابو داؤد الحاكم وصحح اسناده عن القاسم بن محمد الحديث قال السمهودی وهذا ارجح ماروی عن القاسم بن محمد ثم صورها عن ابن عساكر هكذا:

قبر النبی صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ   قبر عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ

قبر ابی بكر رضی اللہ تعالٰی عنہ

وصدر ابو الفرج ابن الجوزی بوصفها هكذا ونسب ابن

---

[1] محمد بن عبدالباقی زرقانی، امام: زرقانی شرح مواہب، العامرۃ، مصر ۸/۳۲۸

حجر هذه الصفته الی الاکثراہ ایمختصرا ۔

قُلْتُ وَوَقَعَ هٰهُنَا فِی الْکِتَابِ تَخْلِیْطٌ وَاضْطِرَابٌ نَبَّهْتُ عَلَیْهِ عَلٰی هَامِشِهٖ وَزَادَ السَّیِّدُ الْمُرْتَضٰی فِیْ اَسْفَلَ عَنْهُ فِیْ شَرْحِ الْاِحْیَآءِ شَیْئًا لَمْ اَجِدْهُ فِیْ نُسْخَتَیْ شَرْحِ الدَّلَائِلِ وَلَا هُوَ صَحِیْحٌ فِیْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِی الْمَطَالِعِ عَنِ ابْنِ الْجَوْزِیِّ صُوْرَةً جَدِیْدَةً فَکَانَ قَوْلُهٗ هٰکَذَا اِشَارَةً اِلٰی مَا مَرَّ وَهُوَ الَّذِیْ نَسَبَهُ ابْنُ حَجَرٍ اِلَی الْجُمْهُوْرِ وَالْاَکْثَرُ کَمَا سَتَسْمَعُ فِیْمَا یُذْکَرُ اَمَّا الْمُرْتَضٰی فَنَقَلَ تَصْوِیْرَهٗ عَنِ الْمَطَالِعِ عَنِ ابْنِ الْجَوْزِیِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ هٰکَذَا هٰکَذَا ۔

۱-النبی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲-ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنه

۳-عمر رضی اللہ تعالٰی عنه

ثُمَّ عَقَبَهٗ بِقَوْلِهٖ وَنَسَبَ ابْنُ حَجَرٍ هٰذِهِ الصِّفَةَ اِلٰی اَکْثَرَ الخ فَلَا اَدْرِیْ لَعَلَّ هٰذَا الْغَلَطُ فِی التَّصْوِیْرِ مِنَ النُّسَّاخِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ۔

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے:

یُسَنُّ بَلْ یُتَاَکَّدُ اِذَا فَرَغَ مِنَ السَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَاَخَّرَ اِلٰی صَوْبِ یَمِیْنِهٖ قَدْرَ ذِرَاعٍ لِلسَّلَامِ عَلٰی خَلِیْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَکَرَّمَ وَجْهَهٗ لِاَنَّ رَأْسَهٗ

1. محمد المہدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی، امام: مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص: ۱۴۸

عِنْدَ مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَتَاَخَّرُ اِلٰى يَمِيْنِهِ اَيْضًا قَدْرَ ذِرَاعٍ لِلسَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَنَّ رَاْسَهٗ عِنْدَ مَنْكِبِ اَبِىْ بَكْرٍ وَهٰذِهٖ صُوْرَةُ الْقُبُوْرِ الثَّلٰثَةِ الْكَرِيْمَةِ عَلَى الْاَصَحِّ الْمَذْكُوْرِ وَعَلَيْهِ الْجُمْهُوْرُ ۔

ثُمَّ قَالَ بَعْدَ التَّصْوِيْرِ اِخْتَرْتُ وَضْعَهَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ لِاَنَّهَا مُطَابِقَةٌ لِلْوَاقِعِ عِنْدَ تَوَجُّهِ الزَّآئِرِ اِلَيْهِمْ الخ [1]

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشہ مذکورہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب احادیث وسیر وغیرہا کے اوراق چاک کئے جائیں اور ان ائمہ محدثین کے بنائے ہوئے نقشوں کا کیا علاج ہو جو زمانہ تابعین وتبع تابعین سے قرناً فقرناً روایت حدیث میں نقشے بناتے آئے۔ اللہ عزوجل افراط وتفریط کی آفت سے بچائے۔ دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے جب سے کتاب مستطاب شرقاً غرباً عرباً عجماً تمام جہان کے علماء واولیاء وصلحاء میں حرز جان ووظیفہ دین وایمان ہوا ہی ہے۔ یہ حسن قبول خدا اور سول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زید وعمرو کے مٹائے نہیں مٹ سکتا۔

همه شیرانِ جهاں بستهٔ ایں سلسله اند

روبه از حیله چساں جگسلدایں سلسله را

ہاں اب نئے زمانے فتنہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذاً باللہ دلائل الخیرات کو معدن شرک وبدعت کہتے ہیں مگر ان کے بکنے سے امت مرحومہ کا اتفاق واطبقا نہیں ٹوٹ سکتا۔

---

[1] احمد بن حجر الہیتمی المکی: الجوہر المنظم قادریہ رضویہ لاہور۔ص ۵۰

مہ فشاند نور وسگ عوعو کند
ہر کسے بر خلقتِ خود می تند

کشف الظنون میں ہے:

دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ ايَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُوَاظَبُ بِقِرَاءَتِهٖ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَلِلدَّلَائِلِ اخْتِلَافٌ فِي النُّسَخِ لِكَثْرَةِ رِوَايَتِهَا عَنِ الْمُؤَلِّفِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لٰكِنَّ الْمُعْتَبَرَ نُسْخَةُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ السَّهْلِيِّ كَانَ الْمُؤَلِّفُ صَحَّحَهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَمَانِ سِنِيْنَ سَادِسَ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ ۸۶۲ ھ ا اھ ملخصًا۔[1]

''یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے ایک آیت ہے کہ مشارق ومغارب میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، اس کے نسخے مختلف ہیں مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر معتبر ابوعبداللہ محمد سہلی کا نسخہ ہے کہ مصنف قدس سرہ نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی۔''

۱۳- علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی مصری مطالع میں فرماتے ہیں:

اَعْقَبَ الْمُؤَلِّفُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَضِيَ عَنْهُ تَرْجَمَةَ الْاَسْمَاءِ بِتَرْجَمَةِ صِفَةِ الرَّوْضَةِ الْمُبَارَكَةِ وَالرَّوْضَةِ الْمُقَدَّسَةِ مُوَافِقًا فِيْ ذٰلِكَ وَتَابِعًا لِّلشَّيْخِ تَاجِ الدِّيْنِ الْفَاكِهَانِيِّ فَاِنَّهٗ عَقَدَ فِيْ كِتَابِهِ الْفَجْرِ الْمُنِيْرِ بَابًا فِيْ صِفَةِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَةِ وَمِنْ فَوَائِدِ ذٰلِكَ اَنْ يَّزُوْرَ الْمِثَالَ مَنْ لَّمْ يَتَمَكَّنْ مِنْ زِيَارَةِ الرَّوْضَةِ

---

[1] مصطفیٰ بن عبداللہ حاجی الخلیفہ: کشف الظنون بغداد ا/۷۵۹

وَيُشَاهِدَهٗ مُشْتَاقٌ وَيَلْثِمَهٗ وَيَزْدَادَ فِيْهِ حُبًّا وَّشَوْقًا [1]

''مؤلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فصل اسمائے طیبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد صفت روضۂ مبارکہ کی فصل' بہ تبعیت وموافقت امام تاج الدین فاکہانی ذکر فرمائی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں قبور مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت فائدے ہیں از انجملہ یہ کہ جسے روضۂ مبارکہ کی زیارت میسر نہ ہوئی وہ اس نقشۂ پاک کی زیارت کرے' مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔''

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِيْنَ ۔

۱۴- اسی میں ہے:

قد كنت رأيت تاليفا لبعض المشارقة يقول فيها ان ينبغى الذاكر اسم الجلالة من المريدين ان يكتبه بالذهب فى ورقة ويجعله ن صب عينيه فاذا صور قارئ هذاالكتب الروضة صورة حسنة بالوان حسنة وخصوصا بالذهب فهو من تعنى ذلك [1]

''میں نے بعض علمائے مشرق کی تالیف میں دیکھا کہ جو مرید اسم پاک کا ذکر کرے' اسے چاہئے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیش نظر رکھے' تو جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگین خصوصاً آب زر سے بنائے تو وہ

---

[1] محمد المہدی الفاسی: مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد۔ ص: ۴۴

اسی قبیل سے ہے۔"

۱۵-اسی میں ہے:

وقد ذكر بعض من تكلم على الاذكار وكيفية التربيتة بها انه اذا كمل لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فليشخص بين عينيه ذات الكريمة بشرية من نور فى ثياب من نور يعنى لتنتطبع صورته صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى روحانية ويتالف معها تالفا يتمكن به من الاستفادة من اسراره والاقتباس من انواره صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال فان الم يرزق تشخص صورته فيرى كانه جالس عند قبره المباركة بشيراليه متى ماذكره فان القلب متى ماشغله شئ امنع من قبول غيره فى الوقت الى اخر كلامه فيحتاج الى تصوير الروضة المشرفة والقبور المقدسة ليعرف صورتها ويشخصها بين عينيه من لم يعرفها من المصلين عليه فى هذا الكتب فمن كان حاله ماذكروهم عامة الناس وجمهورهم۔

"بعض اولیائے کرام جنہوں نے ذکر وشغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں کہ جب ذکر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کامل کرلے تو چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے، بشری صورت، نور کی طلعت، نور کے لباس میں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینہ دل میں جم جائے اور اس سے وہ

الفت پیدا ہو کہ جس کے سبب حضور کے اسرار سے فائدہ لے' حضور کے انوار کے پھول چنے اور جسے یہ تصویر میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے' تصویر میں مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز سے مشغول ہو جاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضۂ مطہرہ وقبور معطرہ کی تصویر بتانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی' اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں۔

۱۶-اسی میں ہے:

وقد استنابوا امثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاکرام والاحترام ماللمنوب عنه وذکر واله خواصا وبرکات قد جربت وقالوافيه اشعارا کثیرة والفوافی صورته ورووه بالاسانید وقد قال القائل ۔

اِذَا مَا الشَّوْقُ اَقْلَقَنِیْ اِلَیْهَا وَلَمْ اَظْفَرْ بِمَطْلُوْبِیْ لَدَیْهَا

نَقَشْتُ مِثَالَهَا فِی الْکَفِّ نَقْشًا وَقُلْتُ لِنَاظِرِیْ قَصْرًا عَلَیْهَا[1]

''علمائے کرام نے نعلِ مقدس کے نقشے کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام واحترام جو اصل کے لئے تھا' ثابت ٹھہرایا اور اس نقشۂ مبارک کے لئے خواص وبرکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا۔ جب اس کی آتش شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر

---

[1] محمد المہدی الفاسی: مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص:۱۴۴

نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔‘‘

۱۷- علامہ تاج فاکہانی فجر منیر میں فرماتے ہیں:

من فوائد ذلك ان من لم يمكنه زيارة الروضة فليزر مثالها واليلثمه مشتاقا لا نه' ناب مناب الاصل كما قد ناب مثال نعله الشريفة مناب عينها في المنافع والخواص بشهادة التجربة الصحيحة ولذاجعلواله من الاكرام والاحترام مايجعلون للمنوب عنه ؎۱

’’نقشۂ روضۂ مبارک لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے اور شوق دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے جیسے نقشۂ نعل مقدس منافع وخواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہد عدل ہے ولہذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز واعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔‘‘

۱۸- حضرت مصنف دلائل قدس سرہ العزیز اس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے ہیں اور علامۂ ممدوح کی متابعت ظاہر کرتے ہیں:

حيث قال انما ذكر تها تابعا للشيخ تاج الدين الفاكهانى فانه عقد فى كتابه الفجر المنير بابا فى صفة القبور المقدسة وقال ومن فوائد ذلك الخ ؎۲

۱۹- امام ابواسحٰق ابراہیم بن محمد خلف السلمی الشہیر بابن الحاج المزنی الاندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقشہ نعل مقدس کے بیان مین مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

۱؎ فجر منیر

۲؎ محمد المہدی الفاسی: مطالع المسرات' نوریہ رضویہ فیصل آباد ص: ۱۴۴

۲۰-اسی طرح ان کے تلمیذ شیخ عزیز ابوالیمن ابن عساکر نے نفیس جلیل کتاب مسمے بہ خدمۃ النعل للقدم المحمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ نے مثل کتبِ حدیث روایۃً سماعاً قراءۃً اعتنائے تام کیا۔

۲۱-امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، مواہبِ لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:

قد ذكر ابواليمن ابن عساكر تمثال نعله الكريم عليه افضل الصلوٰة والتسليم فى جزء مفرد رويته قرآءة وسماعا وكذا افرده بالتاليف ابو اسحق ابراهيم بن محمد بن خلف السلمى المشهور بابن الحاج من اهل المرية بالاندلس وكذاغيرهما ا ھ ولله درابى اليمن ابن عساكر حيث قال؂

يامنشد افى رسم ربع خال　　ومنا شدًّالدوارس الاطلالِ
دع ندب اثار وذكر ماثر　　لاحبته بانواوعصر خالِ
والثم ثرى الامرالكريم فحبذا　　ان فزت منه بلثم ذاالتمثالِ
صافح بها خدا وعفروجنة　　فى تربها وجدا وفرط تغالِ
ياشبه نعل المصطفىٰ روحى لفدا　　لمحلك الاسمى الشريف العالِ
هملت المراك العيون وقدناى　　مرقى العيون بغير ما اهمالِ
وتذكرت عهد العقيق فناثرت　　شوقا عقيق المدمع الهطالِ
اذكرتنى قدمالها قدم العلىٰ　　والجودوالمعروف والافضالِ
لوان خدى يحتذى نعلا لها　　لبلغت من نيل المنى امالِ

---

۱ محمد بن عبدالباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب، عامرہ مصر ۵/۵۵

او ان اجفانی لوطء نعالھا　　ارض سمت عزا بذا الا ذلال

اھ التقاط[1]

''خلاصہ یہ کہ ابن عساکر نے نعل اقدس کے باب میں ایک مستقل جزء تالیف کیا جسے میں نے استاذ سے پڑھ کر، استاذ سے سن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس بارے میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزوجل کے لئے ہے خوبی، ابوالیمن ابن عساکر نے کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف میں لکھا جس میں فرماتے ہیں: اے فانی کی یاد کرنے والے! ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکات شریفہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاکبوسی کر، زہے نصیب اگر تجھے اس تصویر نعل مبارک کا بوسہ ملے، اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل! اے نعل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر تیری عزت وشرف وبلندی پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے۔ تجھے دیکھ کر انہیں مدینے کے وادیٔ عقیق میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفتار یاد آ گئی لہٰذا اپنے اشک رواں کے سرخ سرخ عقیق نچھاور کر رہی ہیں، اے تصویر نعل پاک تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلا دیا جس کی بلند وجود واحسان وفضل قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ ان کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَا اَبَا الْيُمْنِ۔

۲۲-ابوالحاکم بن عبدالرحمٰن بن علی بن عبدالرحمٰن الشہیر بابن المرحل کہ فضلائے

---

[1] محمد بن عبدالباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵/۵۵

مغاربہ سے ہیں، امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے تبصیر میں ان کا ذکر لکھا وصفِ نقشِ نعلِ مبارک میں ان کا قصیدہ غرا شیخ ابن الحاج نے اپنی کتابِ مذکور میں ذکر کیا۔ امام قسطلانی نے اسے مَا اَحْسَنَهَا کہا یعنی کیا خوب فرمایا: اس کی بعض ابیات کریمہ مواہب میں یہ ہیں:

مثال لنعلی من احب هویته	فها انا فی یومی ولیلی لاثمه
اجر علی راسی ووجهی ادیمه	والثمه طور اوطور الازِمُه
امثله فی رجل اکرم من مشی	فتبصره عینی وما انا حالمه
احرك خدی ثم احسب وقعه	علی وجنتی خطوا هناك یداومه
ومن لی بوقع النعل فی حروجنتے	لماش علت فوق النجوم براجمه
ساجعله فوق الترائب عوذة	لقلبی لعل القلب یبرد حاجمه
واربطه فوق الشؤن تمیمةً	لجفنی لعل الجفن یرقا ساجمه
الا بابی تمثال نعل محمد	لطاب حاذیه وقدس خادمه
یودهلال الافق لوانه هوا	یزاحمنا فی لثمه ونزاحمه
سلام علیه کلما هبت الصبا	وغنت باغصان الا راك حمائمه

''اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں، اپنے سر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا اور کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں اس نقشۂ پاک کو اپنے رخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا ہوں اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اسے پہنے ہوئے میرے رخسار پر چل رہے ہیں، آہ! کون ایسی صورت کردے کہ وہ پائے

مبارک جو ستارگان آسمان ہشتم کے سروں پر بلند ہوئے' ان کی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارے پر پڑے۔ میں نقشہ نعل مبارک کو اپنے سینے پر دل کا تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آگ ٹھنڈی ہو میں اسے سر پر آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا' شاید بہتی پلکیں رکیں' سن لو' تصویر کفش مقدس پر میرا باپ نثار' کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہو جائے ماہ نو کی تمنا ہے' کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے'. اللہ عزوجل کا سلام اترے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب تک باد صبا چلے اور جب تک درخت اراک کی ڈالیوں پر کبوتر گونجیں۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَبَدًا اٰمِيْن ۔

۲۳- نیز مواہب لدنیہ میں ہے:

من بعض ماذكر من فضلها وجرب من نفعها وبركتها ماذكره ابوجعفر احمد بن عبدالمجيد وكان شيخاصالحا ورعا قال حذوت هذا المثال لبعض الطلبة فجآء نى يوم فقال رأيت البارحة من بركته هذا النعل عجبا اصاب زوجى وجع شديد كاديهلكها فجعلت النعل على موضع الوجع وقلت اللهم اشف ببركة هذا النعل فشفاها الله للحين [1]

''اس مثال مبارک کے فضائل جو ذکر کیے گئے اور اس کے منافع و برکات جو تجربہ میں آئے ان میں سے وہ ہے جو شیخ صالح صاحب ورع و تقویٰ ابوجعفر احمد بن عبدالمجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال

---

[1] محمد بن عبدالباقی الزرقانی' امام: زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵/۵۵

اپنے بعض تلامذہ کو بنادی تھی! ایک روز انہوں نے آ کر کہا رات میں نے اس مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی، میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی، میں نے مثال مبارک موضع درد پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس کی برکت سے شفاء دے، اللہ عزوجل نے فوراً شفاء بخشی۔"

۴۴- نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابواسحٰق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ ان کے شیخ الشیخ ابوالقاسم بن محمد فرماتے ہیں:

وممـا جرب من بركته ان من امسكه عنده متبركا به كان امـا نـالـه' من بغي البغاة وغلبة العداة وحرزامن كل شيطان مـارد وعيـن كـل حـاسـدوان امسكته الحامل بيمينها وقد اشتد عليها الطلق تيسرا مرها بحول الله تعالیٰ وقوته [1]

"نقشہ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے، ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے اماں پائے اور وہ نقشہ مبارک ہر شیطان سرکش اور ہر حاسد کے چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور زن حاملہ شدت دردزہ میں اگر اسے اپنے دہنے ہاتھ میں لے بعنایت الٰہی اس کا کام آسان ہو۔"

۴۵- علامہ احمد محمد مقری تلمسانی نے اس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ایک "النفحات العنبريه في وصف نعل خير البريه" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وجیز ونافع ہے، دوسری "فتح المتعال في مدح خير النعال" کہ بسیط وجامع ہے، ان کتب مبارکہ میں عجب عجب فضائل وبرکات، دفع بلیات وقضائے حاجات کے جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے اور سلف صالح ومعاصرین صالحین نے دیکھے، بکثرت بیان فرمائے، ان کا ذکر باعث تطویل ہے، جو چاہے فتح

---

[1] محمد بن عبدالباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب، عامرہ مصر ۵/۵۵

المتعال مطالعہ کرے۔

اب ہم بنظر اختصار باقی ائمہ واعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنھوں نے نقشہ مبارکہ بنایا، بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا: اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اس سے فیض وبرکت حاصل کرنے، اسے سر آنکھوں پر رکھنے بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمام تام اس کی روایتیں فرمائیں۔ جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

۲۶- امام اجل ابواویس عبداللہ بن عبداللہ بن اویس بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علمائے مدینہ طیبہ وائمۂ محدثین ورجال صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ اور تبع تابعین کے طبقۂ اعلیٰ سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا: انہوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر ائمۂ تابعین وتبع تابعین کے زمانے میں نعل اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرناً اس مثال کے نقشے ہر طبقے کے علماء لیتے رہے۔

۲۷- اس کے صاحبزادے، امام مالک کے بھانجے اسماعیل بن ابی اویس کہ امام بخاری وامام مسلم کے استاذ اور رجال صحیحین اور اتبع تبع تابعین کے طبقۂ اعلیٰ سے ہیں، امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے معاصر ۲۲۶ھ میں وفات پائی۔

۲۸- ان کے شاگرد ابویحییٰ بن میسرہ۔

۲۹- ان کے تلمیذ ابومحمد ابراہیم بن سہل سبتی۔

۳۰- ان کے شاگرد ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ مکی۔

۳۱- ان کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی۔

۳۲- ان کے تلمیذ محمد بن الحسین الفاسی۔

۳۳- ان کے شاگرد شیخ ابوزکریا عبدالرحیم بن احمد بن نصر بن اسحٰق بخاری۔

۳۴-ان کے تلمیذ شیخ فقیہ ابوالقاسم علی بن عبدالسلام بن حسین رمیکی۔
۳۵-ان کے ایک شاگرد شیخ عیاض۔
۳۶-دوسرے تلمیذ اجل امام اکملی حافظ الحدیث قاضی ابوبکر ابن العربی اشبیلی اندلسی۔
۳۷-ان دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ۔
۳۸-ان کے تلمیذ ابن الحبیہ۔
۳۹-ان کے شاگرد شیخ ابوالفضل ابن لبر تونسی۔
۴۰-ان کے شاگرد شیخ ابن فہد مکی۔
۴۱-امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابوالقاسم خلف بن بشکوال۔
۴۲-ان کے تلمیذ ابوجعفر احمد بن علی اوسی جن کے شاگرد ابوالقاسم بن محمد اور ان کے تلمیذ ابواسحٰق ابراہیم بن الحاج' ان کے شاگرد ابوالیمن ابن عساکر مذکور ہیں جن کے اقوال طیبہ اوپر مذکور ہوئے۔
۴۳-امام اسماعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابواسحٰق ابراہیم بن الحسین۔
۴۴-ان کے شاگرد محمد بن احمد فزاری اصبہانی۔
۴۵-ان کے تلمیذ ابوعثمان سعید بن حسن تستری۔
۴۶-ان کے شاگرد ابوبکر محمد بن عدی بن علی منقری۔
۴۶-ان کے تلمیذ ابوطالب عبداللہ بن حسن بن احمد عنبری۔
۴۷-ان کے تلمیذ ابوطالب عبداللہ بن حسن بن احمد عنبری۔
۴۸-ان کے شاگرد ابومحمد عبدالعزیز بن احمد کتانی۔
۴۹-ان کے تلمیذ ہبۃ اللہ بن احمد بن اکفانی دمشقی۔
۵۰-ان کے شاگرد حافظ ابوطاہر بن محمد بن احمد اسکندرانی۔

۵۱- ان کے تلمیذ ابو عبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن تجیبی۔

۵۲- ان کے شاگرد ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ سبتی' ان کے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج سلمی ممدوح' ان کے شاگرد ابن عساکر۔

۵۳- ان کے تلمیذ بدر فاروقی۔ یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے' ان کے علاوہ:

۵۴- امام ابو حفص عمر فاکہانی اسکندرانی۔

۵۵- شیخ یوسف تتائی مالکی۔

۵۶- فقیہ ابو عبداللہ بن سلامہ۔

۵۷- فقیہ محدث ابو یعقوب۔

۵۸- ان کے شاگرد ابو عبداللہ محمد بن رشید فہری۔

۵۹- حافظ شہیر ابو الربیع بن سالم کلاعی۔

۶۰- ان کے تلمیذ حافظ ابو عبداللہ بن الابار قضاعی۔

۶۱- ابو عبداللہ محمد بن جابر وادی۔

۶۲- خطیب ابو عبداللہ بن مرزوق تلمسانی۔

۶۳- ابن عبدالمالک مراکشی۔

۶۴- شیخ ابو الخصال۔

۶۵- ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحق انصاری معروف بابن القصاب۔

۶۶- شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی۔

۶۷- قاضی شمس الدین ضیف اللہ ترابی رشیدی۔

۶۸- شیخ عبدالنعیم سیوطی۔

۶۹- محمد بن فرج سبتی۔

۷۰- شیخ حبیب النبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشۂ مقدسہ کی عجیب برکت شفاءً روایت کی۔

۷۱- سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح۔

۷۲- سید جمال الدین محدث، صاحب روضۃ الاحباب۔

۷۳- علامہ شہاب الدین خفاجی جنہوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور ھُوَ مُصَنَّفٌ حَسَنٌ فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔

۷۴- فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وموطا امام مالک۔

اب اور پانچ ائمۂ کرام کے اسمائے طیبہ عالیہ پر اکتفاء کیجئے جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالتِ شان وعظمتِ مکان مشہور ومعروف بلاد وبقاع۔

۷۵- امامِ اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاد امام الشان ابنِ حجر عسقلانی صاحب الفیہ سیرت وغیرہا۔

۷۶- ان کے ابنِ کریم علامہ عظیم سیدی ابوزرعہ عراقی۔

۷۷- امام اجل سراج الفقہ والحدیث والملۃ والدین بلقینی۔

۷۸- امام جلیل محدث نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔

۷۹- امام اجل واکرم علامۂ عالم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملۃ والشرع والدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنا بہم یوم الدین آمین یارب العالمین۔

بالجملہ مزارِ مقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعینِ اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن وطبقہ کے علماء صلحاء میں معمول ورائج، ہمیشہ اکابرِ دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم وتعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انہیں بدعتِ شنیعہ وشرک وحرام نہ کہے گا مگر جاہل بے باک یا گمراہ بددین مریض القلب، ناپاک والعیاذ باللہ من مهاوی الهلاك آجکل کے کسی نوآموز قاصر ناقص فاترکی بات ان اکابر ائمہ دین واعاظم علمائے معتمدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے۔

واللہ الہادی وولی الایادی بہ ثقتی وعلیہ اعتمادی۔

الحمدللہ کہ یہ مجمل جواب موضح صواب اواخرِ ذی الحجہ مبارکہ ۱۳۱۵ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ شِفَآءُ[1] الْوَالِہَ فِیْ صُوَرِ الْحَبِیْبِ وَمَزَارِہٖ وَنِعَالِہٖ (۱۳۱۵ھ) نام ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ۔

اس تحریر کے چند ماہ بعد آجکل کے بعض ہندی[2] صاحبوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں جن میں کسی امام معتمد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلا سند نہ دی گئی۔ ہم ابھی گزارش کر چکے ہیں کہ ارشادات ائمۂ دین وعلمائے معتمدین کے مقابل این وآں کے بے سند اقوال کیا قابل استدلال، قرون ثلاثہ میں باوصف تحقیق ضرورت اس کی طرف قولاً وفعلاً اصلاً توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح ہو چکا کہ زمانہ تابعین وتبع تابعین سے متوارث ہے، ضرورت شرعیہ بمعنے افتراض ووجوب نہ ہونا تو بدیہی، یونہی بایں معنیٰ کہ کوئی امر مامور بہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو، واضح المنع نہ سہی مسلم کہ مقتضی عین موجود، مذکر حاصل، موانع مفقود جس سے باوصف تحقیق خطور بالبال وخصوص احتیاج بالقصد امتناع پر اطباق واجماع مفہوم ہو اور جہاں ایسا نہیں وہاں عدم وقوع ہرگز مفید کف قصدی نہیں کہ وہی مقدور ہے اور اس میں اتباع وَقَدْ حَقَّقْنَا ھٰذِہِ الْمَبَاحِثَ فِیْ کِتَابِنَا الْمُبَارَکِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْبَارِقَۃِ السَّارِقَۃِ عَلٰی مَارِقَۃِ الْمُشَارِقَۃِ۔

اس قضیہ کو اگر یوہیں مرسل رکھیں تو صدہا مسائل شرعیہ اور خود صاحب تحریر مذکور

---

[1] ہمزہ بے مرکز ملحوظ العدد است۔

[2] یعنی فتوائے مولوی عبدالحی لکھنوی۔

کی تحریرات کثیرہ اس کی ناقض ومناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ ''سُرُوْرُ الْعِیْدِ السَّعِیْدِ فِیْ حِلِّ الدُّعَآءِ بَعْدَ صَلَاۃِ الْعِیْدْ'' (۱۳۰۷ھ) میں بحوالہ جلد وصفحہ مذکور ہیں۔ رہا یہ کہ نقشۂ کعبہ معظّمہ وروضۂ منورہ کو ان کا عین یا تمام میں مساوی سمجھنا کہ نقشۂ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہو جائے اور حج کے بعد نقشۂ روضہ کے پاس حاضری زیارت مقدسہ کی حاضری سے مغنی ہو جائے'' یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں ہے' ایسے اوہام باطلہ البتہ مشرکین وروافض کو پیدا ہوتے ہیں۔ اس رسالہ اسلمی میں قطع نظر اس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ اور کہاں تک محل استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے' اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اس طریقۂ انیقہ پر جو ائمۂ کرام وعلمائے اعلام میں معمول ومقبول رہا' اصلا وارد نہیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمْ

مجلس رضا مرکزی
MARKAZI MAJLIS-E-RE